بصورت نظم ہمارے ماضی، حال اور اسباب زوال پر ایک مختصر جھلک بنام

ہمارا ماضی حال اور استقبال

نظم: احمد نواز قادری عطاری
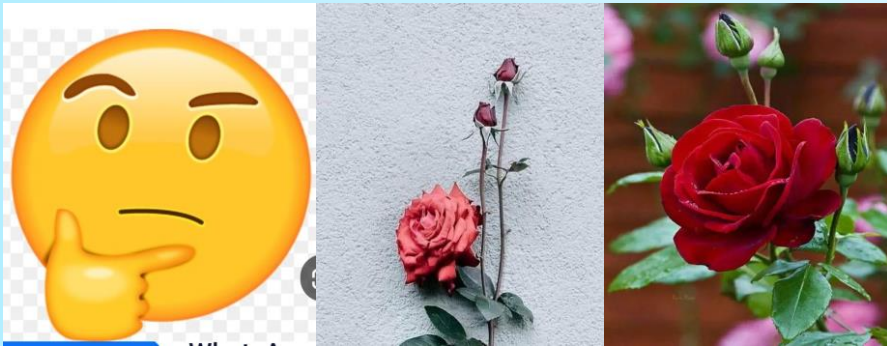
فون: 03024154930

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم نمبر:257

عنوان:ہمارا ماضی ،حال اور استقبال

تاریخِ رقم:2024-29-11

بروز جمعرات

کیوں ہے چار سو مسلم کی آہ وزار

کیسے ہے گلی گلی اس کا دم آشکار

کیا سبب اس ذلت وپستی کا

کون سی خفا اس کے پیش بُوار

خوب خرد سے سوچ اعتراض میرا

جواب کا ہوں تجھ سے طلب گار

واقف تو بھی تہذیب وثقافت سے

کہ کرتا ہے باتیں بہت پر اسرار

حالاتِ چمن کسی سے خفا نہیں

پاتی ہے ہر الم اسی میں قرار

آہ یہ دن گزریں ظلم وستم میں

بن گئیں راتیں خوف کا عجب شعار

کیسے گردش ایام چھائے ہم پہ

چلے ہر آن کفر کی تیز تلوار

کہیں تن لوٹا کہیں روشن من لوٹا

سنائی دیں پس وپیش یہی اخبار

جرا یہی کہ پڑی ملت پہ بے کسی

اور قلوب ہیں سب کے تار تار

عاجز ہوئی فکر ادراکِ بصیرت سے

بجھ گئیں حقیقت سے اعلیٰ افکار

ہوا ظلم ایسا، چاہنے سے بھی کچھ نہ ہو

ہیف سب کچھ لے گئے ہمارا اغیار

یاد آئیں گزرے دن اب بار بار!

تھی کبھی میرے چمن میں بھی بہار

جاں کو تازہ کریں خالد و مثنیٰ کے قصے

حیرت میں ڈال دیں حضرت ضرار

کون غافل صدیق و عمر کی نظر سے

عیاں جہاں میں شجاعت حیدر کرار

سلجوقی، ایوبی، غوری بھولے نہیں ہمیں

یاد ہیں خوب طُغرل اور ملک سنجار

کون چھپا سکتا ہے غزنوی کی داستانیں

محمد بن قاسم اور عثمان کی للکار

دل پارہ پارہ کر دیتی آہٹ جن کی

خائف رہتے جن سے سب کفار

دشمن سے ملنا حقیقی حیات ان کی

بہت پسند تھی جنہیں باطل پہ یلغار

طاعت خدا اور سول مشغلہ جن کا

تھے دین و سنت کے سچے جانثار

دن کو ہوتے میداں میں مثل چٹان

گر کے سجدے رات کو ہوتے اشکبار

اس سماں سے یہاں ہم پہنچے کیسے

کیوں ہوئے زماں میں چار سو خوار

کیسے لٹی یہ سب شجاعت ہماری

کہاں گیا جنید و بایزید کا کردار

مال و زر میں پیچھے رہے ان سے

یا بھلا دیئے اپنے روشن آثار

تہذیب و ثقافت بقا ملت میں اہم

اسی سے رہتی ہیں زندہ سب افکار

تو بھی سوچ مجھے تو بس لگے یہی

کہ اسی سے ہو گئے اب ہم فرار

اپنی راہ و رسم سب چھوڑ کر

بنے ہر فعل میں مغرب کے طرفدار

اسی کو سمجھا آزادی اور نجات اپنی

بتایا ہوس میں ملت کو خطاءوار

مثل بُومہ جانے جورات کو حقیقت

سمجھے روشن دن کو اپنی اکار

تن مَن رنگا انہیں کے رنگ میں

پھر بھی کہیں خود کو سچا دین دار

اقوال میں، افعال میں، اپنے اعمال میں

بنا لیا خرد کو اپنا طلعت دار

کہاں اخوت کہاں مروت کہاں صداقت

باقی نہ رہی عدالت اور سچی گفتار

کبھی سیرت ہماری بناتی کافر کو مسلماں

اب حالت ایسی دیکھ کر شرمائیں اغیار

پڑھ کے ہوس میں کیا حیاء کو رماد

کون کیسے بنے باطن کا بیطار!

زِناں اس کی بہا میں خوب پیش پیش

اور سمجھیں ضروری اس کا اظہار

مخلوط، ناقص تعلیم بھی سبب تباہی کا

بناتی ہے جو شاہیں کو بے پر دار

کہیں بنی کسب تو کہیں وجہ شہرت یہ

کسے خبر یہ تو تھی معرفت کا معیار!

اسی نے بنایا رازی کو امام کبیر

کسی کو ابو یوسف اور صاحب مختار

داء جوال تو انداز بیان سے خارج

ہوئے اس سے خلق ہمارے مسمار

بڑے ذہین، صاحب فکر اس کی نظر

دین و دنیا سب پہ ہوا اس کا وار

اسی کے سبب لاکھوں خودی سے غافل

لوٹیں ایمان قاتل بن کے سچے پندار

غیر تو غیر آپس کی عداء تعجب خیز

اسی نے کیا ہمیں پیش جہاں شرمسار

اتحاد استحکام میں بہت ضروری

یہی بناتا ہے اقوام کو پائیدار

یہ تھا ماضی حال، کیا ہو گا استقبال

خود ہی سوچ نہ کر کسی پر اعتبار

لوٹ وہیں جہاں سے پھرا تھا

گر چاہئے تجھے حیات میں نکھار

یہی بنائے گی تجھ کو جاں فزا

پھر ہو گا روشن مَن اور اَقدار

نہ سوچ غافل جہاں بدلا تو بھی بدلے

کہ بدلتے نہیں کبھی مسلم کے آثار

قرآن و سنت سدا کے لئے پیشوا اپنا

اسی کی اتباع ہے ہمارا فقط کار

گر نواز نہیں کر سکتا بیاں حقیقت

پھر خود خواب گراں ہو اور نظار

کہ منتظر تیرے چمن کے آشیانہ

رکھیں تجھ ہی پہ وہ مستقبل کا مدار

قد تم النظم بحمد اللہ و علی نبیہ ﷺ

نظمہ و شحہ و زینہ: العبد الفقیر احمد نواز قادری عطاری جلالی فریدی

11-29-2024 یوم الجمعہ